زینبؑ، پیامبر شہادت اور ضامن بقاء انقلاب

ترجمہ از اسوہ ہائے جاوید (فارسی) تصنیف پروفیسر علامہ سید علی محمد نقوی
مترجمہ: ادیبہ بنت زہراء نقوی ندئی الہندی معلمۂ جامعۃ الزہراء

۶۱ھ کے محرم کا عاشورہ ختم ہو چکا ہے شہداء خاک وخون میں غلطاں ہیں۔ زینب کربلا سے تماشہ بینوں کے شور وغل اور جلادوں کے نرغہ میں گھری ظلم کے پایۂ تخت تک پہنچیں اور ساتھ ہی ساتھ ''خون'' اور ''شہید'' کا پیغام حکومت کے دربار میں دہرا رہی ہیں تا کہ ''عاشورا'' اور ''کربلا'' کبھی ختم نہ ہو بلکہ ہر روز، عاشورا اور ہر سرزمین، کربلا ہوجائے۔ ۶۱ھ کے محرم کا عاشورا تو ختم ہوگیا مگر 'عاشورا' ختم نہیں ہوا، 'عاشورا' کبھی ختم نہ ہوگا اس تسلسل کو قائم رکھنے والی زینب ہیں۔ زینب پیغامبر شہادت ہیں جو کربلا سے اس لئے آرہی ہیں تا کہ ''خون'' کا پیغام پہنچائیں اور ظلم کے پایۂ تخت اور ظالم کے دربار میں ''خون'' اور ''پیام'' کی گفتگو کریں، اور بتائیں کہ اس خون آلود صحرا میں کیا واقعات پیش آئے وہ واقعات کیوں پیش آئے اور ان واقعات کا بانی اور پشت پناہ کون تھا اور یہ بھی بتائیں کہ اس صحرا میں جو ہستیاں اپنے ہی خون میں غلطاں پڑی ہیں وہ کون ہیں ان کا خون کیوں بہا ہے اور اس خون کے پس پردہ کون سا مقدس مقصد ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ حسینؑ کے انقلاب کی پیامبر زینب ہیں اور زینب کا پیام زمانے کی سانسوں کے ساتھ جاری ہے۔

زینب ایک ایسی خاتون ہیں جو پیغام حسینؑ کی ذمہ داری اپنے کاندھوں پر اٹھائے ہیں ایسی حالت میں کہ ان کے پیچھے اسیروں کا قافلہ ہے۔ زینب تنہا ہیں مگر اسیری کے عالم میں ان کی شعلہ بیانی ایسے طوفان برپا کر رہی ہے جس سے ظالموں اور جلادوں کی بساط الٹ جائے۔ زینب حسین کے پیغام کو علی کے انداز میں پہنچا رہی ہیں۔ پیغام حسین کیا تھا؟ ظلم اور ظالموں کو ذلیل کرنا، بنیاد اسلام کا تحفظ اور راہ اسلام کو راہ خلافت سے جدا کر دینا۔ زینب اپنے آتشیں اور شعلہ بار خطبات کے ذریعہ بازار کوفہ وشام اور ابن زیاد اور یزید کے دربار میں اس پیغام کو بڑی خوش اسلوبی سے پہنچا رہی ہیں، حسینؑ کے پیغام کو زینب علیؑ کے لب ولہجہ میں بیان کررہی ہیں، خطبات کی شعلہ فشانی ظالموں کے سروں پر بجلیاں گرا رہی ہے۔ بشیر بن خزیم اسدی کہتا ہے: ''عرب کی تاریخ میں کبھی کسی عورت نے ایسی تقریر نہیں کی کہ لوگوں کو علیؑ یاد آگئے ہوں، ایسا منظر نگاہوں میں پھر گیا جیسے خود علیؑ تقریر کررہے ہوں۔''

زینب کا وہ مقصد اور یہ وسیلہ! کربلا کی یہ شیر دل خاتون اپنے فریضہ کو انجام دینے میں کہاں تک کامیاب ہوئی؟ اس عظیم کامیابی کو سمجھنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ

حکومت بنی امیہ اور بنی عباس کا زبردست پروپیگنڈہ بھی خونِ حسین کو زیر خاک پوشیدہ کرنے میں کامیاب نہ ہوا اور دنیائے تاریخ میں خونِ شہید کا ہر قطرہ ایسا تاباں ہوا کہ اسے چھپا لینا باطل کی ظلمتوں کے بس میں نہ رہا اور پھر زینب بھی فانوس کی طرح خونِ حسینؑ کی شمع فروزاں کی حفاظت کر رہی تھیں۔ یہ ہستی وہ تھی جس نے قابیلیوں کو کسی طرح بھی ہابیلیت کو زیر خاک چھپانے نہ دیا۔ اس نے شہادت کا پیغام ساری دنیا کے کانوں تک پہنچا دیا۔

انقلاب کے تسلسل کا نام ہے زینب، آپ نے اپنے کردار سے بتایا کہ انقلابیوں کی موت کے ساتھ انقلاب ختم نہیں ہوتا بلکہ اسی سے شہیدوں کی فتح کا آغاز ہوتا ہے۔ زینب محض تسلسل انقلاب کا مظہر ہی نہیں ہیں بلکہ نظام ظلم واستبداد کو ناکام بنانے والی بھی ہیں۔ انھوں نے ظالم کو اس کی ہونے والی شکست سے مطلع کر دیا۔ اگر زینب نہ ہوتیں تو یزید خون حسین کی سرخی کو کربلا تک محدود رکھنے میں کامیاب ہو جاتا مگر زینب نے اس خون کی سرخی کو آفاق زمانہ کی بلندیوں پر پھیلا دیا اور ظالم کو اس بات کا موقع نہیں دیا کہ وہ اس خون کی پردہ پوشی کر سکے۔

حضرت زینب کی شجاعت

زینب کی شجاعت کا اندازہ لگانے کے لئے سب سے پہلے اس زمانے کے حالات پر غور کرنے کی سخت ضرورت ہے اس زمانے میں ظلم وجور کا ایسا راج تھا کہ بڑے بڑے شمشیر زن، دلاور اور سورما گوشۂ عافیت میں چھپے بیٹھے اور دامن عبادت وریاضت میں پناہ گزیں تھے۔ حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ حسینؑ عظیم ترین معیار حق وباطل اور اسلامی قدروں کے علمبردار ہیں وہ یہ بھی سمجھتے تھے کہ انھیں حسین کے نقش قدم کو نمونہ بنا کر اس کی پیروی کرنی چاہئے مگر اس کے باوجود وہ ظالم کے نیزہ وشمشیر کے خوف سے ایسا نہیں کر سکتے تھے۔ خنجر وشمشیر اور ظلم وستم کے بوجھ تلے عوام اس قدر دبے ہوئے تھے کہ وہ ہل بھی نہیں سکتے تھے۔ قتل عام کے ذریعہ سب کا گلا گھونٹ دیا گیا تھا۔ اس وقت زینب جو اپنے بہتر اعزا کی شہادت دیکھ چکی ہیں اور ان ظالموں کے بیچ میں تنہا ہیں اپنے اقدام کو اس قدر قطعی، واقف کارانہ اور نپے تلے انداز میں پیش کرتی ہیں جس کی نظیر انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔

زینب علیؑ وفاطمہ کی بڑی دختر ہیں انھیں کی آغوش کی پروردہ ہیں۔ امیر المومنین نے جناب زینب کو اپنے بھائی کے بیٹے عبداللہ بن جعفر کے نکاح میں دے دیا۔ تاریخی متن میں مختلف شواہد ایسے بھی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ امیر المومنین کو جناب زینب سے خصوصی انسیت تھی۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ایسے حساس دور میں وہ اسلام کی علمبردار ہوں گی اور تحریک محمدی وعلوی کو دوام بخشیں گی، امیر المومنین نے حضرت زینب کو امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے ساتھ ساتھ رکھا۔ جیسا کہ اپنی زندگی کے آخری رمضان میں انھوں نے

ان ہی تین بچوں کے گھر اپنا افطار رکھا۔ مدینہ سے کربلا تک زینب ہر مرحلہ پر حسینؑ کے ساتھ رہیں۔

زینبؑ کی بڑی اہم ذمہ داری

حضرت زینب کی اصل ذمہ داری عاشورا کو ہنگام عصر اور ''شام غریباں'' سے شروع ہوتی ہے اور کوفہ وشام اور دربار ابن زیاد و یزید میں اپنے عروج کو پہنچ جاتی ہے۔ زینب کے فرائض کی دشواری قابل غور ہے۔ ایک عورت جس کے گھرانے کے بھائی، بچے اور عزیز سب اس کی آنکھوں کے سامنے بیدردی سے شہید کردیئے گئے، جو خود دشمنوں کی زنجیروں کی قید میں کھڑی ہے، جس کے ساتھ اسیروں کا قافلہ ہے، جس کی حدِ نگاہ تک افواجِ دشمن کی صفیں موجود، جو دشمن کے شہر اور ظالم حاکم کے پایۂ تخت میں ہے مگر حق اور حقیقت کا اعلان کررہی ہے۔ زینب کس ہمت وشجاعت کے ساتھ اپنے فرائض کو انجام دیتی ہیں، حقیقتاً زینب وہ عورت ہیں جن سے مردوں کو بھی درس شجاعت لینا چاہئے۔

شہادت حسینؑ کے بعد جب زینب کو اپنے کاندھوں پر موجود ذمہ داریوں کے بوجھ کا احساس ہوا تو اب زینب وہ زینب نہ رہ گئیں۔ تاریخی شواہد کے مطابق شہادت حسینؑ سے قبل زینب کو چند بار غش بھی آیا تھا۔ وہ اشکبار بھی ہوئی تھیں۔ ایک واقعہ کے مطابق جس کا ذکر تاریخ میں تفصیل سے ہے، جس وقت امام حسینؑ کی زبان پر ایسے اشعار جاری تھے جو شہادت کی خبر دیتے تھے اور یہ اشعار جب حضرت زینب نے سنے تو کہا: ''کیا میرا بھائی اپنی موت کی خبر مجھے دے رہا ہے؟'' اور یہ کہہ کر بے ہوش ہوگئیں۔

روز عاشورا جو شہید خاک پر گرا زینب نالہ کناں اس کی بالیں پر تشریف لے گئیں، اس کی تکلیف پر آنسو بہائے اور اس پر مرثیہ پڑھا۔ مگر وہی زینب شہادت حسین کے بعد قطعی طور پر بدل گئیں، کسی بھی مقتل یا تاریخی کتاب سے اس بات کی گواہی نہیں ملتی کہ انھیں شہادت حسین کے بعد بھی کبھی غش آیا ہو۔ زینب خونِ شہداء کے فرض کی ایک ذمہ دار ہیں۔ شہیدوں کے بعد صرف وہی ہیں جو کربلا کے ریگزار پر سونے والوں کی زبان ہیں، یہ زینب ہی ہیں جو اپنے بھائی کے کٹے ہوئے سر کے ساتھ ساتھ چل رہی ہیں۔ زبان حال سے آرام، فتح، افتخار، اقتدار اور ظلم کا مضحکہ اڑا رہی ہیں۔ زینب نے اپنے فرض کو اس قدر خوش اسلوبی سے انجام دیا اور فاتح حسینؑ اور ان کے رفقاء کے پیغام شہادت کو اتنی زور سے فرازِ آسماں پر اچھالا ہے کہ اس کے ٹکراؤ کی صدا تا قیامت، زمانہ اور فضاؤں میں گونجتی رہے گی۔ خود اپنی فریاد کی گرج سے انھوں نے محلوں کی دیواریں ہلا دیں اور ظالموں کے پیروں تلے زمین کو تزلزل پذیر کردیا۔

ہاں یہی حقیقت ہے کہ زینبؑ پیغامبرِ شہادت اور حسینؑ کی تحریک انقلاب کی محافظ ہیں۔